سیدنا نوح علیہ السلام کی حیات طیبہ

اور

ہمارے لئے درس عبرت وموعظت

(از مولوی عبدالجلیل صاحب رحمانی)

مشاہدات اور واقعات عالم پر نظر رکھنے والے، اقوام ماضیہ اور قرون سابقہ کی تاریخ جاننے والے، عصر حاضر کی موجودہ ژولیدگیوں اور سیاسی الجھنوں، پیدا شدہ حالات وکوائف اور گردوپیش کے روزانہ کے انقلابات کا غائر نظر سے مطالعہ کرنے والے واقف ہیں کہ تمام امراض مہلکہ کا مبدأ اور تمام خرابیوں کے جراثیم کیا ہیں؟ دینی ودنیاوی بے شعوری تہذیب ومدنیت، نہضت وارتقار کا فقدان، مفلوک الحالی اور غلامانہ زندگی پر قناعت کے اسباب، جابر ومستبد حکومت کے جور وجفا کو عدل وانصاف اسلام اور بانی اسلام کے دشمنوں، ملت بیضا اور دین حنیف کی تخریب کیلئے کروروں اور اربوں روپیہ سالانہ پانی کی طرح بہانے والوں، مسیح ناصری کی گمراہ بھیڑوں کو "ظل الٰہ" اور "خلیفۃ المسلمین" ماننے اور اس پر ایمان لانے کے دواعی اسباب کیا ہیں؟ اس کا جواب "غلامی اور محکومی" کے دو لفظوں میں دیا جاسکتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ محکوم قوم کے دماغ، اس کی تہذیب اس کی معاشرت اور جمیع شعبہ حیات پر حکومت اور اقتدار کا ایسا مہلک اثر پڑتا ہے کہ غلام انسان خداوندان سلطنت کے آستانۂ نیاز پر جبہ سائی اور بارگاہ حکومت میں حاضری، اور اس صنم کدۂ عدالت کے اصنام جور کی سجدہ ریزی ہی کو دنیا اور آخرت کی کامیابی کا سرچشمہ اور آقا کے دیئے ہوئے لقمہائے تر ہی کو اپنی تملقانہ زندگی کا بیش قیمت تحفہ سمجھتا ہے۔ غیر کے ظل عاطفت اور دوسروں کی سنگینوں کی حفاظت میں زندگی گذارنے، مسلم کہلانے کے باوجود ذمیوں جیسی بیکسانہ زندگی بسر کرنے ہی کو بادشاہت خیال کرتا ہے عزت نفس، خودداری اور اعتماد، عزم وثبات، شرافت بشری، اولوالعزمی اور بہادری کا قیمتی جوہر، قلب وضمیر دماغ اور روح سے بالکل کافور ہوجاتا ہے۔ ہندوستان سے دولت اسلامیہ کے زوال کا زمانہ ایک صدی سے زائد نہیں ہوا مگر سلاطین اسلام کی گود میں پلنے والوں، عالمگیر غازیؒ وبابرؒ اور محمودؒ غزنوی کے موجودہ مسلمان وارثوں اور پدرم سلطان بود کے نعرہ لگانیوالے لوگوں کو دیکھو شکست خوردہ فوجیوں اور سوگنوں کی طرح ہر ایک دوسرے پر لعن وطعن سب وشتم کی بوچھاڑ کرنے اور اس کی تذلیل وتحقیر کرنے پر تلا ہوا ہے، ابتک نصب العین ہی کی تعیین نہیں کہ کیا کریں؟ انتہائی مکاری کے ساتھ عوام الناس کو دھوکا دینے کیلئے اگر کوئی شاہراہ نصب العین مقرر کرکے اعلان بھی کردیا گیا تو اس مقصد عزیز تک پہنچنے کے راستے نہایت خاردار اور دشوار گذار نظر آرہے ہیں جن پر قدم رکھنا اپنے دامن عیش وعشرت کو راستے کی دشوار گذار گھاٹیوں اور پرخطر وادیوں میں الجھا کر تار تار کردینے کے مترادف نظر آتا ہے آخر پھر کیا کریں ؎

دوگونہ رنج وعذاب ست جان مجنوں را بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

یہ سب کچھ محکومانہ ذہنیت ہی کے ثمرات ہیں جن کا تلخ تجربہ ہمیں ہو رہا ہے جوں جوں زمانہ گذرتا جا رہا ہے ہمارے دماغ سے سلطنت اور خلافت ارضی کی آبائی وراثت کا تصور بھی محو ہو رہا ہے ادھر معاند قوتیں ہمیں لبھانے اور چمکارنے پھسلانے اور بہکانے میں انتہائی عیاری سے کام لے رہی ہیں۔ ہمیشہ سے ہمارے دماغوں کو غلامیت کے سانچہ میں ڈھالنے کیلئے متعدد حربوں سے کام لیا گیا، عیسائی دینی مشنریاں آئیں، لٹریچر اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے، مناظرے ہوئے، پادری فنڈر جیسے فاضل عیسائی تبلیغ و مناظرہ کے لئے ہندوستان آئے اور سب سے خطرناک حربہ کالجوں کی صورت میں بھی استعمال کیا گیا اور ہمارے نوجوان مسلمان اس رو میں بہ گئے اکبر نے خوب کہا ہے

یوں قتل سے اولاد کے بدنام نہ ہوتا   افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

موقر جریدہ محدث کی کسی سابقہ اشاعت میں لکھا جا چکا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی زندگی ہمارے جمیع شعبہ حیات، دینی دنیوی سیاسی و معاشی ہر پہلو کے لئے بہترین اسوۂ عمل ہے انکے قرآنی قصص اپنے اندر ہزاروں بصائر و حکم پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اعاظم پرستی، اصنام پرستی، شخصیت پرستی، اوہام پرستی کی قیود اور محکم زنجیروں کے کاٹ پھینکنے کی پاک تعلیم، دعوت حق، طریق ہدایت، آزادی قوم حریت ضمیر، نفسی اور لسانی جہاد، ہجرت و جلاوطنی کے نام واقعات، ابراہیمؑ آزر، موسیٰؑ عمران، شعیبؑ مدین، آدمؑ ثانی نوحؑ نبی۔ یوسفؑ کنعان، اور محمد عربی علیہم صلوات اللہ اجمعین کی حیات طیبہ کے روشن کارنامے قرآن پاک میں بضمن تذکرہ انبیاء مفصل طور پر موجود ہیں، مسلمانوں کی بعض مفلوج اور اپاہج سیاسی جماعتوں ور اسلامی تہذیب و تمدن، معاشرت اور کلچر کی حفاظت کے زبانی مدعیوں اور ہندوستانی سیاست کے عیاشوں کی عبرت و بصیرت کیلئے آج کی فرصت میں سب سے قدیم اعاظم پرستی کے غلاموں کی آزادی ضمیر کے لئے ایک برگزیدہ بارگاہ الٰہی کے انتخاب، اور صادق و مصدوق رفیق مرد کی جدوجہد اور اس کی دعوت و ارشاد کی زندگی کا نقشہ، راہ حریت کے مصائب و آلام، اور پھر انکا عزم و استقلال اور عاقبۃ الامر کا ظہور قرآنی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے، فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ع یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔

بعثت نوح علیہ السلام

جاننے والے جانتے ہیں سرزمین ارمینیا کے پہاڑوں سے دو نہریں دجلہ و فرات نکلی ہوئی ہیں اور دور تک جدا جدا بہکر عراق کے زیریں حصہ میں آپس میں ملجاتی ہیں۔ اسی دجلہ و فرات کے دو آبہ اور وسیع وادی میں آج سے تقریباً سات ہزار تین سو اٹھاسی (۳۸۸) سال قبل ایک قوم آباد تھی جسے قوم نوح کہا جاتا ہے، مشاہیر انبیاءؑ میں سے حضرت نوح علیہ السلام کا اس قوم کیلئے انتخاب عمل میں آتا ہے" طوفان کے بعد دوبارہ انسانی آبادی آپ ہی کے فرزندان حام، سام، یافث کی نسل سے قائم ہوئی اور آج گوشہ گوشہ میں انھیں کی ذریت پھیلی ہوئی ہے اسی لئے آپ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ "ہم نے نوح علیہ السلام ہی کی اولاد کو باقی رہنے والا بنایا" وقت کے مرکزی اصنام ودّ، سواع یغوث، یعوق اور نسر کی پرستش کے خلاف آپ سرگرم جہاد اور برسرپیکار رہے۔ ساڑھے نو سو سال کی عزیز عمر اسی انذار و تبشیر اور پیغمبرانہ اتمام حجت میں صرف کر دیا۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا (پ۲۰ س عنکبوت ع۲) میں یہی بیان کیا گیا ہے "کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم میں مبعوث کیا جس میں ساڑھے نو سو (۹۵۰) سال تک ٹھیرے رہے" زندگی کی اس طویل مدت میں بڑے بڑے انقلابات کا آنا اور بیشمار حوادث کا مقابلہ ہونا لابدی امر تھا اس لئے آسمانی کتاب نے متعدد سور اور بہت سی آیات میں آپ کا تذکرہ مختلف پیرایے میں کیا ہے۔ سورہ اعراف، یونس، توبہ، ہود، شعراء، صٓ، مومنون

قمر، قٓ، نوح، وغیرہ سورتوں میں اجمالاً وتفصیلاً آپ کا بیان ملیگا۔ فصاحت وبلاغت میں یوں تو قرآن پاک کی ہر ہر سورۃ اور ہر ہر آیۃ لفظی اور معنوی اعجاز سے مزین ہے اسی لئے تیرہ صدیاں گذر گئیں مگر ایک سورۃ کی بھی تحدی پر معارضہ نہ قائم کیا جا سکا قطر المحیط اقرب الموارد اور المنجد جیسی لغات کے فاضل عیسائی مصنفین لسان عرب کے ماہرین کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ ایک چھوٹی سی بھی سورۃ کے مقابل میں کوئی عبارت لکھ سکیں حالانکہ اب بھی فأتو بسورۃ من مثلہ کی تحدی قرآن میں موجود ہے لیکن تذکرہ سیدنا نوحؑ کے سلسلہ میں زیادہ زوردار سورۂ یونسؑ کی تین آیتیں ہیں جن کو سب سے پہلے پیش کیا جاتا ہے بغور ملاحظہ فرمایئے۔

بصائر و حکم | وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ۝

(پ۱۱ یونس ع۷) اس کے بعد کی بھی دو آیتیں پڑھ جایئے اور المنذرین پر ختم کرکے واقعہ کی ابتدا اور انتہا پر غور کیجئے ہمارے لئے کتنا عبرت و بصیرت کا خزینہ اس میں موجود ہے۔ کلام کی ابتدا یوں ہوتی ہے "اے پیغمبر اسلام آپ شوربختان مکہ اور گم گشتہ راہ ہدایت عربوں سے کہدیجئے اور نبی برحق نوح (علیہ السلام) کا وہ واقعہ صاف صاف بیان کردیجئے جو کہ اس کی قوم کے ساتھ پیش آیا تھا جبکہ اس نے اپنی قوم کو الٹی میٹم دیتے ہوئے کہا تھا اے میری بدنصیب قوم اگر میری دعوت حق، میرا وعظ وتذکیر، میری تبلیغ وتبشیر اور میرا وجود تمہیں شاق گذرتا ہو تو میرا معاملہ خدا کے سپرد ہے میں اسی پر توکل کرتا ہوں مگر یاد رکھو تم اپنی طرف سے کوئی انسانی حربہ میرے خلاف مت اٹھا رکھو (واللہ تمہیں قسم ہے) تم متحدہ محاذ تیار کرلو، شرکا کو بھی ملا لو، آؤ مقابلہ میں آؤ، ڈٹ کر آؤ معاملہ پوشیدہ نہ رہے، علانیہ تلوار کی جھنکار میں آؤ نیزوں اور برچھیوں کے سایہ میں اور اس کی چمک کے ساتھ آؤ اب مجھے مہلت مت دو، میرا فیصلہ کردو، میں تم سے کچھ اجرت نہیں چاہتا میں تو صرف اس لئے مامور ہوں کہ تمہیں دعوت حق سناؤں اور خود مسلم کامل بنجاؤں (آنیوالا مورخ ہماری اور تمہاری تاریخ کا منتظر ہے وقائع نگار ہماری تمہاری کشمکش کا آخری نتیجہ قلمبند کرنے کیلئے بیٹھا ہے غفلت مت کرو)" پ۱۱ یونس ع۷۔

یہ کڑک اور گرج کسکی، کس قوم اور کس سرزمین پر تھی، ذرا تو غور کرو۔ یہ وہاں کا واقعہ ہے جہاں غالباً سب سے پہلے انسانیت گمراہ ہوئی، جہاں سب سے پہلے بشریت نے غیر کے سامنے ماتھا ٹیکا، اعاظم پرستی کا جہاں سب سے پہلے ظہور ہوا، جہاں افضل الخلائق انسان کی مقدس پیشانی مورتیوں کے سامنے جھکی، یعنی دوآبہ دجلہ وفرات۔ اور پھر دیکھو جھکی تو کس قوم کی جسکی پارٹی منظم تھی، جو قوت واقتدار رکھتی تھی، اعاظم پرستی کی شراب جس کی گھٹی میں بیٹھ چکی تھی، جس پر شیطان کی حکومت تھی، جو زور وزر اور اعوان وانصار والی تھی، جو اپنے مفروضہ آلہہ اور معبودان باطلہ کے خلاف ایک لفظ بھی سننا گوارا نہیں کر سکتی تھی اور سب سے بڑھکر یہ کہ جس نے اپنے آباء واجداد کے آسمانی دین اور ربانی تعلیم کو بھلا دیا تھا۔ قدرت غیب کا کرشمہ بھی عجیب ہے اس مہم کیلئے بعثت ہوئی تو کس کی ایک بے یار ومددگار کی، جسکو اس کی نادان قوم نے کذاب کہا مجنوں تبلایا مفتری کے نام سے پکارا جس کے ساتھ تمسخر اور استہزاء سے پیش آیا گیا، روسا قوم نے جس کے پیچھے غنڈوں اور اوباشوں کو خاک اڑانے اور تالیاں بجانے کیلئے لگا دیا تھا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝ قوم نے اسے مجنوں اور دھکے لگایا گیا کہا (پ۲۷ قمر ع۱) یہ شراب توحید کا متوالا یہ کون نوجوان ہے جسے قوم شوریدہ سر کہتی ہے۔ بغور دیکھو تو معلوم ہوگا یہ لامک بن متوشالح کا وہ نوجوان بیٹا ہے جو آج سے تقریباً سات ہزار تین سو ستاسی سال قبل داعی حق بنکر اپنی قوم میں مبعوث ہوا تھا اگرچہ ظاہری بے سروسامانی تھی مگر فتحمندی کی روح رکھتا تھا۔

خاندان نبوت سے علاقہ تھا۔ اپنے جد اعلیٰ شیثؑ اور آدمؑ کی وراثت اسے ملی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ نتیجۃً بالکل کامیاب رہا۔ تاریخ نے اپنے زریں اوراق میں اس کی کامیابی کو جگہ دیا۔ آخری صحیفۂ سماوی نے آنے والی نسلوں کو اس کی قوم کی شکست یاد کرائی۔ اس بدبخت قوم کی عاقبت بد بار بار سنائی۔ حق سے ٹکر لینے والی طاغوتی قوت کے پاش پاش ہوجانے کا مکرر سہ کرر تذکرہ کیا۔ ایک کامیاب ڈاکٹر اور ماہر معالج مریض کی صحت کیلئے یا تو دوا سے فائدہ اٹھاتا ہے اور یا پھر فاسد اعضاء کو عمل جراحی کر کے الگ کر دیتا ہے۔ دوآبہ دجلہ وفرات کا یہ روحانی طبیب اگرچہ منکر کو معروف، بدی کو نیکی، کجروی کو راست روی سے بذریعہ علاج نہ بدل سکا مگر عمل جراحی میں بالکل کامیاب ہوگیا منکر کا خاتمہ، بدی کا استیصال اور کجروی کا نام مٹا دیا۔ مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا (پ ۲۹ نوح ۲۶) اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر جہنم میں داخل کر دیئے گئے۔ اس روحانی طبیب کو اسوقت نوحؑ کہتے تھے۔

حالت مسلم

آج مسلم ہندی کو اپنا روطن سے شکایت ہے کلچر اور تمدن محفوظ نہیں، ذبیحہ گاؤ وغیرہ مراسم شرع پر پابندی ہے مسلم بچوں کی اسلامی ذہنیت فنا کرنے کیلئے نہایت مہلک تعلیمی اسکیم تیار کی گئی ہے مسلم حقوق پر غاصبانہ قبضہ ہے بندے ماترم کا شرکیہ کلمہ اسکولوں میں پڑھا جاتا ہے، ودیا مندر جیسی مردود اسکیم جاری کیگئی ہے، سرسوتی دیوی کی پوجا کرائی جاتی ہے ناجائز ٹیکس عائد کیا گیا ہے وغیر ذلک، یوپی، سی پی، بمبئی کی کانگرسی حکومت کے یہ وہ مظالم ہیں جنھیں لیڈران قوم پلیٹ فارموں سے اور اپنے طوفانی دوروں میں بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ بھرائی ہوئی آوازیں گناتے پھرتے ہیں لیکن سوائے رونے پیٹنے، چیخنے چلانے اور بڑے بڑے جلسوں میں بڑی بڑی پرجوش تقریروں، ہنگامہ خیز ریزولیشنوں کے پاس کرنے کے آج تک ان مظالم کے خلاف کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ ابھی یہی انتظار ہے کہ سب منظم ہوجاؤ۔

عبرت

لیکن ابھی ابھی تم نے سنا کہ تن تنہا لامک بن متوشالح کے بیٹے نوح (علیہ السلام) نے دوآبہ دجلہ وفرات میں بسنے والی پوری قوم کو فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ ۝ (تم اور تمہارے تمام شرکا متحد ہو کر آؤ، معاملہ مت چھپاؤ، کر دو جو فیصلہ چاہتے ہو، مجھے مہلت کی ضرورت نہیں) کے زوردار الفاظ میں جنگ کی دعوت دیدی تھی مگر ہمارے لیڈر ہیں جو ابھی آٹھ کروڑ کی تنظیم کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ آہ کتنی عبرت انگیز ہے یہ داستان کہ ساگ کھانے والے، پاپڑ بیلنے والے، پکوڑے پر گذران کرنے والے، مونگ کی دال پینے والے۔ ایک بالشت کی چوٹیا اور ڈھیلی دھوتی والے تو اپنی مفروضہ شکایات کی بنا پر دولت آصفیہ حیدرآباد کے خلاف کمر کس کر دھوتی سنبھال کر سر بکف اور کفن بردوش میدان میں کود پڑیں لیکن ہمیں ہمارے لیڈر رونے پیٹنے کے سوا کچھ سکھاتے ہی نہیں حالانکہ پنجاب کا فلسفی شاعر تو ہمیں سکھا گیا ہے

گرماؤ غلاموں کا لہو سوز یقیں سے ۔۔۔ کنجشک فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو

کیا ہماری گذارشات پر توجہ فرما کر سیدنا نوح علیہ السلام کے اسوۂ حیات پر عمل کیا جائیگا؟

کچھ پڑھے لکھے لوگ کہتے ہیں انگلستان کا تنور جوش مارنے والا ہے ظلم کے سوتے ابلنے والے ہیں آسمان پھٹنے والا اور ہندوستان کو غلامی کے سیلاب میں غرق کر دینے والی موسلا دھار بارش ہونے والی ہے یعنی دستور جدید یا فیڈریشن اور نئے انڈیا ایکٹ کا نفاذ جلد از جلد ہوجائے گا۔ مسلم غیر مسلم لیڈر ہر ایک اس طوفان کی پیشینگوئی کرتا ہے مگر مسلم لیڈران نے کشتی نوح ابتک تیار نہیں کی۔ یاد رہے اور اچھی طرح یاد رہے طوفان جدید آجانے کے بعد سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ

(پ۱۲ ہود ع ۴) پہاڑ پر چڑھ جائیں گے ہمیں بچا لیگا) کی آواز ہرگز کارآمد نہ ہوگی خداوندان لندن مطمئن ہیں کہ اگر ہندو سے ساز باز ہوگیا تو یہ لفاظ ریزولیشنی فیڈریشن کے خلاف کچھ نہ کرسکیں گے جو صوبجاتی حکومت سے اپنے حقوق نہ لے سکیں وہ ہم سے کیا پائیں گے،

خاتمہ مقال

اللہ کی شان دیکھو نوح علیہ السلام تنہا پوری قوم کو چیلنج دے رکھا تھا قوم کہتی تھی یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا۔ نوح (علیہ السلام) تونے تو پریشان کردیا تیری جنگ سے ہم تنگ آگئے۔ (پ۱۲ س ۱۱ ع ۲) یہاں یہ حشر کہ لاکھوں کا جم غفیر۔ امت مسلمہ کے پاسبان سینہ کوبی نوحہ وبین نالہ وشیون میں لگے ہوئے ہیں قلت تعداد کی وجہ سے مت ڈرو۔ باطل پرست حق پرستوں سے ہمیشہ زیادہ رہے ہیں لیکن جب ایمان اور کفر کی ٹکر ہوئی تو کفر پاش پاش ہوگیا۔ الحق یعلو ولا یعلی۔

قدرت غیبی تمہاری مدد کریگی دیکھو جس وقت کفر سینہ تان کر نوحؑ کے مقابل میں آیا تھا حق کی صدا پر باطل کی غوغہ آرائی غالب آتی ہوئی نظر آرہی تھی تو نصرت غیبی نے کیسی مدد کی، نوح علیہ السلام نے قدرت کو پکارا۔ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (پ۲۷ قمر ع۱) میں مغلوب ہوجانے والا ہوں میری مدد کر۔ اکبر تبہ یوں پکار کر کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا (پ۲۹ نوح ع۲) اللہ میاں زمین پر ایک کافر کو بھی نہ چھوڑیو۔ دعا مقبول ہوئی فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ موسلا دھار بارش کیلئے آسمان کے پھاٹک کھولدئے گئے۔ ہم نے زمین کے چشمے ابال دیئے اور پھر پانی کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ تاریخ بتلاتی ہے چالیس دن تک زمین کے سوتے ابلتے اور بارش ہوتی رہی اس کے بعد پانی کا بڑھنا بند ہوا۔ پورے ڈیڑھ سو دن میں پانی کم ہوا سیدنا نوح علیہ السلام کو پورے ایک سال گیارہ دن کشتی میں رہنا پڑا۔ بڑی سے بڑی پہاڑ کی چوٹیاں زیر آب ہوگئیں سَاٰوِیْٓ اِلٰى جَبَلٍ اور لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ (بیٹے نے کہا پہاڑ پر چڑھ جاؤنگا نوح علیہ السلام نے کہا نہیں بچ سکتے۔ حوالہ مذکورہ) آیات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

آج بھی ملائکہ سماوی ہماری مدد پر آسکتے ہیں، بدر وحنین یرموک اور قادسیہ میں ہماری مدد کرنیوالا آج بھی موجود ہے۔

لیکن ؎

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد　　وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

(باقی)

رباعی

(باپ کا بڑا عطیہ بیٹے کیلئے اچھی تعلیم وتربیت ہے)

اولاد کی لازم ہے برابر تعلیم　　انساں کا ہے خلق میں جوہر تعلیم
ہے باپ کا یہ سب سے عطیہ بڑھ کر　　بیٹے کو جو دے جائے وہ بہتر تعلیم

(کامل جوناگڈھی)